بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نظامِ جماعت سے وابستگی اور اطاعت عہدیداران

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا
الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ

(النساء:60)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔

لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ لَہَاۤ اَنۡ تُدۡرِکَ الۡقَمَرَ وَ لَا الَّیۡلُ
سَابِقُ النَّہَارِ ؕ وَ کُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ

(یٰس:41)

سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت رسول اللہ ﷺ کی بیعت اس شرط پر کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور ہم اُولوا الامر سے نہیں جھگڑیں گے۔ اور جہاں کہیں بھی ہم ہوں گے حق پر قائم رہیں گے اور کسی ملامت کرنے

والے سے نہیں ڈریں گے۔

(مسلم کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء)

آنحضور ﷺ نے متعدد بار صحابہؓ کو جماعت کے ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی اور مختلف انداز میں مثالیں دے کر اس مضمون کو سمجھایا ہے۔ جیسے ریوڑ کی مثال دی کہ ریوڑ سے الگ ہونے والی بھیڑ کو بھیڑیا اچک کر لے جاتا ہے۔ اس طرح آدمی کا بھیڑیا شیطان ہے جو اُسے بہکا لے جائے گا جب وہ جماعت سے الگ ہوا۔ جسم کی مثال دے کر بھی سمجھایا اور ایک دفعہ مضبوط عمارت سے مثال دی کہ مومن دوسرے مومن کے لئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔ آپؐ نے اس مفہوم کو واضح کرنے کے لئے ہاتھوں کی کنگھی بنائی۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب تشبیک الاصابع فی المسجد)

ایک روایت میں ہے کہ مسلمان پر اپنے افسروں کی ہر بات سننا اور ماننا فرض ہے۔ خواہ اسے ان کا حکم اچھا لگے یا نہ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

اس حدیث میں اور دیگر احادیث میں اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ کے الفاظ ہیں۔ جس میں یہ اشارہ ہے کہ ہر مسلمان نے صرف اس حکم کی اطاعت نہیں کرنی جو خود بخود یا کسی کے ذریعہ پہنچے بلکہ خدا، اس کے رسول اور حکامِ بالا کے احکام پر کان لگائے رکھنے ہیں اور خود سن کر اطاعت کرنی ہے۔ اس میں کوشش کر کے اجلاسات اور درسوں پر حاضر ہو کر سننا بھی مراد ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کو اطاعت کی نیت کرتے ہوئے سننا بھی مراد ہے۔

سیدنا حضرت محمد ﷺ نے حکام اور امراء کی اطاعت کو اپنی اور خدا تعالیٰ

کی اطاعت قرار دے کر عہدیداران کی اطاعت کے مضمون کو اجاگر کیا۔فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر یا حاکمِ وقت کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر، حاکمِ وقت اور عہدیدار کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

امیر یا حکام کی اطاعت کے بارے آنحضور ﷺ کے بہت واضح ارشادات ہیں جیسے حبشی غلام جس کا سرانگور کے خشک دانے کی طرح ہو اُس کی بھی اطاعت کرنی ہوگی۔ (بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعۃ)

آنحضور ﷺ نے لشکر بھجوایا۔اس کے امیر نے آگ جلائی اور آگ میں شاملین کو کود جانے کا حکم دیا۔بعض نے انکار کر دیا کہ آگ سے نکل کر تو اسلام کی طرف آئے ہیں اور ایک گروہ تیار ہو گیا۔جس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر یہ کود جاتے تو ہمیشہ آگ میں ہی رہتے۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الطاعۃ)

دنیا میں جاری مادی اور روحانی نظام میں قدرِ مشترک امر ''تنظیم'' ہے۔ سورۃ یٰس کی آیت 41 میں دنیا میں جاری نظام کے متعلق بیان ہوا ہے کہ تمام اجرام فلکی چاند، سورج، زمین اپنے اپنے مدار میں تنظیم کے ساتھ گھوم رہے ہیں اور ان میں اگر کوئی ذرہ بھر بھی اپنے مدار سے دُور ہو تو زمین تہ و بالا ہو جاتی ہے۔ زلزلے آتے ہیں اور سونامی جیسی تباہی دیکھنے کو ملتی ہے۔اسی طرح روحانی دنیا میں تنظیم کو قائم رکھنے کے متعلق واضح احکام قرآن کریم میں موجود ہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس کی جو تشریحات و توضیحات فرمائی ہیں۔ہم ان کو جماعت، نظامِ جماعت، خلافت اور اطاعت عہدیداران کا نام دے سکتے ہیں۔ان سب کی

آپس میں کڑیاں ملتی ہیں اور ان کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

تمام کرہ ارض پر صرف ایک ہی فرقہ ایسا ہے جو جماعت کہلانے کا مستحق ہے وہ جماعت احمدیہ ہے۔جس کا ایک واجب الاطاعت امام موجود ہے۔اس کے مبارک منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پر دُنیا بھر میں پھیلے احمدی احباب لبیک یا سیدی کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔حقیقی تنظیم، اتحاد و یگانگت اور جماعت کا نقشہ صرف جماعت احمدیہ میں ملتا ہے۔جو ساری دنیا میں موجود احباب ایک وجود کی آواز پر کھڑے ہو رہے ہیں اور اسی کی آواز پر بیٹھتے ہیں۔تنظیم چند سو یا چند لاکھ افراد کے اجتماع یا ازدہام کا نام نہیں بلکہ فکر و عمل اور سوچ و خیال و عقائد میں اشتراک اور موافقت کا نام تنظیم ہے اور یہ نعمت صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔اسلامی نظام موجود ہے۔جیسے قضاء کا نظام ہے۔بیت المال موجود ہے۔غرباء، بیوگان، مستحق، یتامیٰ کی دیکھ بھال۔مریضوں کی امداد اور طلبہ میں وظائف کا مستقل مضبوط نظام موجود ہے اور مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ کے مصداق مخلص دوست تمام دنیا میں پھیلے مالی، قالی، حالی، جانی خدمات کر رہے ہیں۔جبکہ اس کے مقابل پر غیروں میں محض حسرت، افسوس، ناامیدی کا اظہار اور خلافت کی ضرورت پر زور دیا جاتا ہے۔

اطاعت کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے ایمان کے اصطلاحی معنوں کا سمجھنا ضروری ہے۔ایمان نام ہے بعض خلافِ طبیعت باتیں ماننے اور بعض خلاف طبیعت باتیں چھوڑنے کا۔ایمان کی اسی تعریف کے تناظر میں حضرت مصلح موعود نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ نے اطاعت کی تعریف میں لکھا ہے کہ

''اطاعت صرف ذوق کے مطابق احکام پر عمل کرنے کا نام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنے کا نام ہے خواہ وہ کسی کی عادت یا مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔'' (ت ک جلد 2 صفحہ 15)

اطاعت بہت وسیع لفظ ہے۔اللہ تعالیٰ نے سو کے قریب آیات میں مختلف انداز میں اطاعت کی طرف توجہ دلائی ہے۔اس کی برکات کا ذکر کیا ہے۔اطاعت کرنے والوں کو بشارتیں دی ہیں جبکہ اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتارنے والوں کو انذار کیا ہے۔

اطاعت کی تین اقسام ہیں۔اللہ کی اطاعت ،رسول کی اطاعت اوراولی الامر کی اطاعت۔اطاعت میں سب سے پہلا نمبر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا آتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کی کوشش کرے۔جو احکام قرآنِ کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ان پر عمل کیا جائے۔جس میں نماز کی ادائیگی ہے،زکواۃ کی ادائیگی ہے،شرائط کے مطابق روزہ رکھنا ہے اور دیگر کئی احکام ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے۔

دوسرے نمبر پر رسول اور خلیفہ کی اطاعت ہے۔جو خدا تعالی کے قرب اور رضا کے حصول کا باعث بنتی ہے۔صحابہؓ نے اس میدان میں کمال بے نظیر اور بے مثل نمونے پیش کئے اور اطاعت کی ایسی تاریخ رقم کی جو مذہبی دنیا میں تا قیامت سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔

آنحضور ﷺ نے ایک دفعہ مسجد نبوی میں فرمایا بیٹھ جاؤ تو ایک صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ابھی مسجد سے باہر مسجد کی طرف بڑھ رہے تھے کہ کانوں میں بیٹھنے کی آواز آئی تو وہیں بیٹھ گئے اور پرندے کے پھدکنے کی طرح مسجد کی طرف بڑھنے لگے۔قریب کھڑے ایک صحابی نے کہا بھی کہ آپ مخاطب نہیں ہیں۔فرمایا میرے کانوں میں میرے آقا کی آواز پڑی ہے اگر میری جان ابھی نکل جائے تو خدا کو کیا جواب دوں گا کہ رسول ﷺ کے ایک حکم پر عمل نہیں کر سکا۔

آنحضور ﷺ نے حضرت اسامہؓ کی سربراہی میں ایک لشکر ترتیب دیا۔جس میں بڑے بڑے صحابہؓ بھی شامل تھے۔ابھی یہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا کہ آنحضور ﷺ کی وفات ہوگئی آپؐ کی وفات پر بعض صحابہؓ نے اس لشکر کو روکنے کا مشورہ دیا مگر حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا ابو قحافہ کی کیا مجال کہ اس لشکر کو روکے جس کو آنحضور ﷺ نے روانہ کرنے کا حکم دیا بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدینہ میں بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے ضرورت بھی تھی تو باوجود خلیفہ ہونے کے اور صاحبِ حکم ہونے کے ان کو خود رکنے کا حکم صادر نہیں فرمایا۔بلکہ حضرت اسامہؓ سے درخواست کی کہ آنحضور ﷺ نے ان کو آپ کے لشکر میں شامل کیا ہے مگر مجھے زکوٰۃ کے حصول کے لئے ان کی ضرورت ہے۔اگر اجازت ہو تو انہیں روک لوں۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی،بحوالہ خلافت حضرت ابوبکرؓ از مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

تیسری قسم کی اطاعت اولوالامر یعنی حکام اور عہدیدارانِ جماعت کی اطاعت ہے۔پس ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی اطاعت میں ایک کامل نمونہ بننے کی کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

خلافت خامسہ کے انتخاب پر دربارِ خلافت سے ایک حواری کی زبانی یہ اعلان ہوا کہ حضور فرماتے ہیں کہ بیٹھ جائیں تو جو نقشہ اطاعت اور فرمانبرداری کا گریسن ہال روڈ پر بیٹھنے کا ایم ٹی اے نے تا قیامت محفوظ کر لیا ہے۔اسے دیکھ کر آنحضور ﷺ کے دور کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”تقوی کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو۔اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدے دار کا

احترام،تعاون اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ذیلی تنظیمیں اپنے دائرے میں بے شک آزاد ہیں اور خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں۔لیکن جماعتی نظام کے تحت ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار بھی فردِ جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے اور اس کے لئے اطاعت لازمی ہیں ......اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے۔،،

(خ رجلد 8 صفحہ 187)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''کہ نظام جماعت کی اطاعت کی جائے۔آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔پس نظام جماعت کو معمولی نہ سمجھیں۔خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں اطاعت کے مضمون سے گزر کر جاتی ہیں۔اس لئے نظامِ جماعت کی اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔ہر صورت میں آپ نے اطاعت کرنی ہے اور نظامِ جماعت کا احترام کرنا ہے۔اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جاوے تو دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔مجاہدات کی اتنی ضرورت نہیں جتنی کہ اطاعت کی،اطاعت سے عظیم انقلاب برپا ہو سکتے ہیں۔

(پیغام جلسہ سالانہ جرمنی 2006ء از ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی 2006ء)